Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم سہ شنبہ ★ ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۱۵ تبلیغ ۱۳۳۴ ہش ★ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۵۵ء	نمبر ۳۹

ربوہ میں مشہور اطالوی پروفیسر اے بزانی کی آمد

"اٹلی میں اسلامی علوم کی ترویج" کے موضوع پر فاضلانہ لیکچر

ربوہ ۱۴ فروری روم یونیورسٹی میں شعبہ فارسی کے صدر پروفیسر الیساندرو بزانی نے کل شام تعلیم الاسلام کالج میں "اٹلی میں اسلامی علوم کی ترویج" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر پہ زور دیا کہ اطالوی مستشرقین نے آج تک اسلامی علوم کے متعلق جو کچھ ریسرچ کی ہے۔ وہ اہل اسلام کے نقطۂ نگاہ سے خواہ تعصب سے پاک نہ ہو لیکن اتنا ضرور ہے کہ ان کی یہ ریسرچ ہمیشہ ہی شہنشاہیت اور استعماریت کے مفادات بالا رہی ہے آپ نے فرمایا اس تحقیق میں بسا اوقات "مشنری اغراض" بھی کارفرما ہیں۔ لیکن بایں ہمہ ان کی علمی استفادے کی مخلصانہ کوشش کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا

تعارف

ڈاکٹر بزانی وکالت تبشیر کی دعوت پر جماعت احمدیہ پاکستان کا ہیڈ کوارٹر دیکھنے کل صبح لاہور سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ آپ کو اپنی مادری زبان کے علاوہ انگلش عربی اردو فارسی اور ترکی زبانوں میں بھی پوری مہارت حاصل ہے نیز آپ نے بعض دیگر تالیفات کے علاوہ قرآن مجید کا اطالوی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے آپ آجکل پاکستانی یونیورسٹیوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور مغربی پاکستان کی یونیورسٹیوں میں اسلام کے متعلق مختلف موضوعات پر لیکچر دے چکے ہیں۔ کل آپ نے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر کو دیکھا۔ نیز آپ جامعۃ المبشرین، تعلیم الاسلام کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول، مدرسہ فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں بھی تشریف لے گئے

اسلامی علوم سے استفادہ

انگریزی زبان میں تقریر کا آغاز کرتے ہوئے آپ نے اطالوی سکالرز کا اندلس کی یونیورسٹیوں میں اسلامی علوم سیکھنا واضح کیا اور اس کے بعد اٹلی میں عربی علوم کی ترویج

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۱۴ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"درد سے درد نقرس کا دورہ ہے"

احباب حضور ایدہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آئندہ چند ماہ تک قیمتوں پر سے ہر قسم کے کنٹرول ہٹا دئے جائینگے

پاکستان ٹیکسٹائل مل اونرز ایسوسی ایشن کے جلسے میں وزیر صنعت مسٹر اصفہانی کا اعلان

کراچی ۱۴ فروری۔ وزیر صنعت جناب ایم اے ایچ اصفہانی نے اعلان کیا ہے کہ چند مہینوں کے اندر اندر قیمتوں پر سے ہر قسم کے کنٹرول ہٹا دیئے جائیں گے اس امر کا اعلان انہوں نے کل پاکستان ٹکسٹائل مل اونرز ایسوسی ایشن کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ اب ایسے حالات پیدا ہوتے جا رہے ہیں کہ جنہیں کنٹرول کو برقرار رکھنا چنداں ضروری نہیں ہے۔ سوتی کپڑے کی صنعت کا ذکر کرتے ہوئے وزیر صنعت نے کہا کہ اس صنعت میں اس قدر نمایاں ترقی ہوئی ہے کہ جس کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی ابھی چند سال تک ایک لاکھ ستر ہزار تکلے کام کر رہے تھے۔ لیکن اب تکلوں کی تعداد تیرہ لاکھ سولہ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ اسی طرح گذشتہ سال سے کپڑے کی پانچ لاکھ گانٹھیں سالانہ تیار ہو رہی ہیں اور ان میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ دوران تقریر میں انہوں نے پیداوار کے ساتھ ساتھ پیداوار کی لاگت کم کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور بتایا کہ عنقریب جرمنی کے ماہرین کی ایک جماعت پاکستان پہنچنے والی ہے۔ جو کارخانہ داروں کو پیداوار بڑھانے اور لاگت کم کرنے کے بارہ میں مشورہ دے گی۔ مسٹر اصفہانی نے مل مالکوں کو اپنے مزدوروں کے لئے رہائشی بستیاں تعمیر کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور خبردار کیا کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو پھر حکومت ان کے خلاف کوئی قدم اٹھانے پر مجبور ہوگی

تاچین جزائر پر چین کی کمیونسٹ فوجوں نے قبضہ کر لیا

"اب فارموسا کو آزاد کرانا لابتا آسان ہو گیا" پیکنگ ریڈیو کا اعلان

پیکنگ ۱۳ فروری۔ تاچین جزائر پر چین کی کمیونسٹ فوجوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ کومنتانگ فوجوں نے امریکہ کے ساتویں بحری بیڑے کی مدد سے ان جزائر کو پچھلے ہفتہ خالی کیا تھا۔ کل رات پیکنگ ریڈیو نے ان جزائر پر کمیونسٹ فوجوں کے قبضہ کی اطلاع نشر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ فارموسا کو نیشنلسٹ فوجوں کے قبضہ سے آزاد کرانے کے لئے اب سازگار حالات پیدا ہو گئے ہیں۔

یاد رہے فارموسا کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے آج اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں سلامتی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے۔ ایجنڈے کے مطابق سلامتی کونسل نے جنگ بند کرانے کے متعلق نیوزی لینڈ کی پیش کردہ قرارداد پر غور کرنا ہے۔ لیکن توقع کی جا رہی ہے۔ کہ اب کونسل کسی اور اقدام پر غور کرے گی۔

نواب شاہ کا ہوائی اڈہ

کراچی ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ آجکل نواب شاہ کے ہوائی اڈے کو بھی ترقی دی جا رہی ہے۔ تاکہ موسم کی خرابی کی وجہ سے اگر کراچی کے ہوائی اڈے استعمال نہ ہو سکیں۔ تو نواب شاہ کے اڈے سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ وہاں فضائی تربیت کا ایک مرکز بھی قائم کیا گیا ہے۔ اس مرکز سمیت اب تک پاکستان میں فضائی تربیت کے آٹھ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔

مسٹر محمد علی کراچی سے ڈھاکہ روانہ ہو گئے

کراچی ۱۴ فروری۔ وزیر اعظم محمد علی کل رات لندن سے کراچی واپس پہنچنے کے پانچ گھنٹے بعد بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں بعض نجی معروفیات کے علاوہ صوبے کی سیاسی صورت حال کا بھی مطالعہ کریں گے۔ مرکزی وزیر جناب ابو حسین سرکار بھی کل ڈھاکہ تشریف لے گئے ہیں۔

صدر آئزن ہاور اور مارشل ژوکوف کی ملاقات کا امکان

واشنگٹن ۱۴ فروری۔ روسی سفیر مقیم واشنگٹن نے کل ماسکو روانہ ہونے سے قبل ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ صدر آئزن ہاور اور روس کے نئے وزیر دفاع مارشل ژوکوف کی ملاقات ممکن ہے۔ انہوں نے کہا ان دونوں جرنیلوں میں گذشتہ جنگ عظیم کے دوران گہری دوستی ہو گئی تھی۔ صدر آئزن ہاور نے اپنی پریس کانفرنس میں پچھلے ہفتہ مارشل ژوکوف کو امریکہ آنے کی دعوت دی تھی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۵۵ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے "الفضل" کا ذکر کرتے ہوئے ضمناً یہ بھی فرمایا تھا کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک بار اپنی قید کے دوران میں دوسرے اخبارات کی نسبت "الفضل" کو ترجیح دی تھی۔

بات سیدھی تھی کہ مولانا موصوف جہاں علمی و ادبی باتوں سے دلچسپی رکھتے ہیں وہاں انہیں مذہب کا بھی ذوق و شوق ہے۔ اور چونکہ الفضل خاص طور پر ایک مذہبی اخبار ہے۔ اور قید کی فرصت میں طبعاً آپکا مذہب کی طرف زیادہ رجحان ہوتا تھا۔ اس لئے آپ نے دوسرے اخبارات کی نسبت الفضل کو ترجیح دی ہوگی۔ اس میں کوئی ایسی بات نہ تھی۔ کہ کسی کو گراں گزرتی۔ مگر افسوس ہے کہ اسلامی جماعت اور اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ الاعتصام کو یہ بات سخت گراں گزری ہے۔

جماعت اسلامی کے ترجمان "تسنیم" نے تو فرمایا ہے کہ مولانا موصوف نے بطور "طنز" کے کہہ دیا تھا۔ کہ الفضل دیا جائے۔ دلیل یہ دی ہے۔ کہ قیدیوں کو صرف گھٹیا قسم کے اخبارات دیئے جاتے تھے۔ اس لئے آپ نے طنزاً کہہ دیا ہوگا کہ "الفضل" ہی دے دو۔

ہفت روزہ "الاعتصام" نے اس ضمن میں بڑی دلچسپ باتیں فرمائی ہیں۔ ذیل میں ذرا طویل اقتباس ملاحظہ ہو۔

"مولانا ابوالکلام آزاد کے بارہ میں لوگ جانتے ہیں۔ کہ وہ حسن بیان کا پیکر اظہار مدعا میں لاثانی تحریر و ادب کی سحر طرازیوں سے مالامال۔ فصاحت و بلاغت کی معجزانہ صلاحیتوں کے بحر ناپیدا کنار ہیں۔ آپ ان کی کسی بھی کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ اس کے ایک ایک لفظ میں جو دلآویزی۔ جو حسن جو جمال جو خوبی و رعنائی ہے۔ وہ کسی دوسرے کی تصنیف میں نہیں ملے گی۔ ان کی تصنیفات کی مقبولیت کا یہ عالم ہے۔ کہ ایک ایک کتاب کئی کئی دفعہ زیور طبع سے مزین ہو چکی ہے مگر مرزائی لٹریچر کے بارہ میں آپ حیران ہوں گے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب کی کوئی کتاب دوسری دفعہ نہیں چھپ سکی۔ بلکہ مرزائی خود ان کو چھاپنے کے لئے تیار رہیں۔ ان میں جو گھٹیا مواد ہے اس کے پیش نظر وہ ان کو انتہائی احتیاط سے چھپا چھپا کر رکھتے ہیں۔ . . . .

قصہ اصل میں یہ ہے کہ جیل میں ہمیشہ ایسے اخبار پڑھنے کے لئے قیدی کو دیئے جاتے ہیں۔ جو ہر لحاظ سے حکومت کی مٹھی میں ہوں اس کی ہر برائی کو خوبی اور اس کے ہر ظلم کو رحمت و رافت سے تعبیر کرتے ہوں۔ ظاہر ہے۔ کہ مرزائی اس باب میں سب سے پیش پیش تھے۔ اور انگریز کے دامن فتنہ پرور کے ساتھ ہر اعتبار سے تھی۔ اس لئے الفضل ہی وہ اخبار ہو سکتا تھا۔ جو قیدیوں کو دیا جا سکتا تھا۔ اس بناء پر مولانا بھی ایک سیاسی قیدی ہونے کی حیثیت سے اگر الفضل پڑھتے تھے۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ الفضل اتنا بلند معیار کا اخبار تھا کہ مولانا ایسا صاحب ذوق اس کو پڑھنے کا خواہشمند رہتا تھا۔ یا مولانا کا خدانخواستہ جیل میں جا کر ذوق اتنا پست ہو گیا تھا۔ کہ وہ الفضل کا مطالعہ کرنے لگے تھے۔ بلکہ یہ تو الفضل پر مولانا کا ایک بھرپور طنز ہے۔ اور انہوں نے جیل میں الفضل منگوا کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ انگریز کے جیل خانوں میں الفضل کے سوا اور کوئی اخبار نہیں جا سکتا تھا۔ ورنہ کہاں مولانا کے ذوق علم و فضل کی بلندیاں اور رفعتیں اور کہاں مرزائی لٹریچر کی سطحیت اور پستیاں"۔

(الاعتصام ۱۱ فروری ۱۹۵۵ء)

اس میں مدیر الاعتصام نے ناواقفی سے یا عمداً صریح غلط بیانیاں فرمائی ہیں۔ خاصکر یہ بات کہ

"آپ حیران ہوں گے خود مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) کی کوئی کتاب دوسری دفعہ نہیں چھپ سکی"۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور اقدس علیہ السلام کی تصانیف میں سے کوئی شاذ ایسی ہوگی جو بار بار نہ شائع ہو چکی ہو۔ بعض کتابیں تو دس دس بیس بیس دفعہ شائع ہو چکی ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوئی ہیں۔ اور ہاتھوں ہاتھ نکل جاتی ہیں۔ کئی ایک کتابوں کے انگریزی تراجم بھی کئی بار شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے حیران ہم بھی ہیں کہ مدیر الاعتصام نے ایسی خلاف واقعہ بات کس طرح لکھ دی۔

جاتی رہی "تاثیر" کی بات تو یہ حقیقت ہے کہ کئی غیر احمدی علماء نے آپ کی تصنیفات سے ۲

۲ صفحے کے صفحے بلاحوالہ نقل کئے ہیں۔ اور اپنی کتابوں میں ضم کر لئے ہیں ضرورت پڑی تو ہم مثالیں پیش کریں گے۔

ذیل میں ہم صرف مرزا حیرت دہلوی کی شہادت جو مشہور ادیب ہونے کے علاوہ بہت بڑے مذہبی مصنف بھی تھے۔ اور احمدیت کے سخت مخالفین میں سے تھے بطور نمونہ پیش کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں:-

"اگرچہ مرحوم پنجابی تھا۔ مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی۔ کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ ایک پُر جذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اسکے دماغ میں بھرا رہتا تھا۔ جب وہ لکھنے بیٹھتا تو نپے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے . . . . . . اگرچہ مرحوم کے اردو علم و ادب میں بعض بعض مقامات پر پنجابی رنگ ابھرا ہوا دکھا دیتا ہے۔ تو بھی اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے۔ اور واقعی اس کی بعض بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اگرچہ کوئی باقاعدہ تعلیم عربی علم ادب اور صرف نحو کی کہیں حاصل نہیں کی۔ تو بھی اپنی خداداد ذہانت اور طبیعت کی جودت سے اتنی قابلیت عربی میں پیدا کر لی۔ کہ بے تکلف عربی لکھتا تھا"۔ (اخبار کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

"تسنیم اور "الاعتصام" نے جو کچھ "طنز" کے بارے میں لکھا ہے۔ ہم اس کے متعلق سوائے اس کے کچھ نہیں لکھنا چاہتے کہ ؎

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

مخالفین اپنے دل کی تسلی کے لئے ہمیشہ ایسی توجیہات کرتے ہی چلے آئے ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے لئے

مختلف قسم کے واقفین کی ضرورت

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب تک صرف تحریک جدید کے لئے واقفین لئے جاتے تھے۔ اب ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھی واقفین زندگی کی تحریک کی جائے۔ پس اس بارہ میں میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ مخلص احباب اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ عام راہنمائی کے لئے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل قسم کے احباب کارآمد ہو سکیں گے۔

اوّل۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ڈاکٹر دوم۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی
سوم۔ ایسے افراد جن کو انتظامی کاموں کا تجربہ ہو۔ خواہ پنشنر ہوں۔
چہارم۔ ایسے احباب جو تجارتی یا صنعتی دلچسپی رکھتے ہوں۔ خواہ مڈل تک کی تعلیم ہو۔

گزارہ کے متعلق ہر ایک واقف کو صدر انجمن احمدیہ اطلاع دے گی کہ کس اصل پر وہ گزارہ دے سکتی ہے۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

جماعت احمدیہ کی خواتین سے خطاب

مسجد ہالینڈ کے چندہ میں ابھی اسی ہزار کے قریب کمی باقی ہے

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس رقم کو جلد پورا کریں

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

تقریر نویس۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط چہارم

خواتین جماعت احمدیہ سے خطاب

اس کے بعد اور کسی دوسرے مضمون کے شروع کرنے سے پہلے میں عورتوں سے خطاب کرتا ہوں۔ کیونکہ اس دفعہ میرا عورتوں کے لئے تقریر کا الگ انتظام نہیں ہو سکا۔ عورتوں کے لئے جو ان کا

خصوصی فرض

مقرر کیا گیا ہے۔ میں اس کی طرف انہیں توجہ دلاتا ہوں اور وہ مسجد ہالینڈ ہے۔ ہالینڈ کی مسجد کا بنانا عورتوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس فرض کو عورتوں نے اس تن دہی سے ادا نہیں کیا۔ جس طرح کہ وہ پہلے ادا کیا کرتی تھیں۔ مسجد ہالینڈ کا سارا چندہ اس وقت تک غالباً ساٹھ پینسٹھ ہزار کے قریب ہوا ہے۔ لیکن اس کے اوپر جو خرچ کا اندازہ ہے۔ وہ جیسا کہ میں نے پچھلے سال بیان کیا تھا قریباً ایک لاکھ دس ہزار روپے کا ہے۔ بلکہ اب تو کچھ اور دقتیں پیدا ہوگئی ہیں۔ یعنے جو آرچی ٹیکٹ (Architect) تھا اس نے اپنا نقشہ دیتے ہوئے لکھ دیا کہ ساٹھ ہزار میں مسجد بنے گی۔ جب دوسرے ماہرین سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ نوے ہزار لگے گا۔ اب اگر ان کا اندازہ صحیح ہو تو نوے ہزار یہ اور تیس ہزار کی زمین ہے۔ ایک لاکھ بیس ہزار ہوا۔ پھر جو نگرانی وغیرہ پر خرچ ہوگا۔ پانچ چھ ہزار اس کا بھی اندازہ لگاؤ۔ پانچ چھ ہزار فرنیچر کا لگالو۔ تو ایک لاکھ تیس ہزار بن گیا۔ اس لحاظ سے ابھی قریباً

ستر ہزار کی رقم کی ضرورت ہے۔

مجھے ابھی چلتے وقت دفتر نے رپورٹ بھجوائی ہے۔ کہ سارے سال میں عورتوں سے اکیس ہزار روپیہ مانگا گیا تھا۔ اور انہوں نے نو ہزار جمع کرکے دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تحریک کے منتظمین میں بھی کسی قدر سستی پائی جاتی ہے۔ یا یہ کہو کہ ان کو کام کرنے کا طریقہ نہیں آتا۔ جو ان سے پہلے لوگ گزرے ہیں وہ کام کروا لیتے تھے۔ لیکن موجودہ عہدہ دار جو پچھلے سال سے بدلے ہیں کام کروا نہیں سکتے۔ لیکن ہانپتے ضرور ہیں۔ کہ ہم نے اتنا کام کیا۔ اور یوں لوگوں میں شور مچایا۔ لیکن بہر حال شور مچانا ہی کار آمد ہو سکتا ہے۔ جس کا نتیجہ بھی نکلے۔ اگر نتیجہ نہیں نکلتا۔ تو ہم یہ سمجھیں گے کہ کام کرنے والے کے طریق کار میں کوئی نقص ہے۔ مثلاً لجنہ ہے لجنہ نے اپنا ہال وغیرہ بنا لیا ہے۔ اور اس پر انہوں نے پچاس ہزار کے قریب روپیہ لگایا ہے۔ وہ آخر جمع ہو گیا کہ نہیں اور وہ روپیہ انہوں نے اس صورت میں اکٹھا کیا ہے۔ جبکہ ابھی

مسجد ہالینڈ کا چندہ

عورتیں دے رہی تھیں۔ جب وہ ان سے ایک مقامی ہال کے لئے ایک دو سال میں اتنی رقم جمع کر سکتی تھیں۔ تو وہ مسجد جو کہ نسلوں تک عورتوں کا نام بلند کرنے اور ان کے ثواب کو زیادہ کرنے کا موجب ہو سکتی تھی۔ اس کے چندے جمع کرنے میں وہ کیوں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ یقیناً کام کرنے میں کوتاہی ہوئی ہے۔ اور کم سے کم

مجھ پر یہی اثر ہے

بڑا ذریعہ ہمارے ہاں اشتہارات کا اور لوگوں کو توجہ دلانے کا اخبار "الفضل" ہوتا

مگر میں نے تو "الفضل" میں کبھی ایسی شکل میں اس کے متعلق کوئی اعلان نہیں پڑھا۔ کہ جس سے مجھ پر یہ اثر ہوا ہو کہ صحیح کوشش کی جا رہی ہے۔ پس میں عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ابھی ان کے ذمہ اسی ہزار روپیہ پورا کرنا ہے۔ اور اب تو

مسجد کے نقشے

وغیرہ بن گئے ہیں۔ اور کچھ مقدمہ بازی بھی شروع ہو گئی ہے۔ کیونکہ آرچی ٹیکٹ (Architect) نے کہا ہے۔ کہ تم نے کئی نقشے بنوائے تھے۔ سب کی قیمت دو۔ اور ہمارے آدمی کہہ رہے ہیں۔ کہ جو نقشے کام نہیں آئے۔ ان کی قیمت کیوں دیں۔ اب اس نے نالش کر دی ہے۔ اور اس نے وہاں کی عدالت کے سمن ربوہ میں بھجوائے ہیں۔ حالانکہ اس سے معاہدہ تو مقامی امیر یا امام نے کیا تھا۔ اس کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ نہ تحریک وہاں پہنچے گی اور نہ عدالت میں جا کر جواب دے گی اور یکطرفہ ڈگری ہو جائے گی۔ اگر وہ مسجد جلدی

سے بننی شروع ہو جائے۔ تو پھر سوال حل ہو جاتا ہے۔ دراصل وہاں

قاعدہ یہ ہے۔

کہ آرچی ٹیکٹ کا نقشہ اگر رد کر دیا جائے۔ تو اس کو اختیار ہوتا ہے۔ کہ وہ اس زمین کو جس پر مکان بنوایا جاتا ہے۔ نیلام کروا کے اپنی قیمت وصول کرے۔ اور یہی اس کی غرض ہے۔ اگر اس پر مسجد کی بنیاد رکھی جاتی۔ تو پھر کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ اس کے نیلام کا سوال اٹھائے کیونکہ وہ تو خدا کا گھر ہو گیا۔ اور وہ بھی جانتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے ایسا کیا۔ تو

ساری دنیائے اسلام میں شور

مچ جائے گا۔ پس اس جگہ پر مسجد کی تعمیر کا جلد ہونا نہایت ضروری ہے۔ تا کہ وہ جگہ محفوظ ہو جائے۔ اور آئندہ کسی کو شرارت کرنے کا موقعہ نہ ملے ٭

کراچی کے طلباء کے وفد کی امریکی سفارت خانہ کے افسر سے ملاقات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصویر شائع کرنے پر احتجاج

کراچی کے کالجوں کے طلباء کی طرف سے ایک وفد بشمول خواجہ سعید احمد صاحب بٹ بی۔ اے چیئرمین آف احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن و مرزا محمد لطیف صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ امریکی سفارت خانہ کے ڈپٹی چیف پبلک افیئرز آفیسر مسٹر ٹموتھی فائفر کو ملا۔ وفد نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصویر رسالہ "Life" کی دسمبر کی اشاعت میں دوبارہ شائع کرنے پر احتجاج کیا۔ مسٹر فائفر نے افسوس کا اظہار کیا۔ لیکن مجبوری ظاہر کی کہ ہمارے ملک میں پریس کو آزادی دی گئی ہے۔ ہم اس پر پابندیاں نہیں لگا سکتے چیئرمین ایسوسی ایشن نے وفد کی طرف سے ایک کتاب جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر مشتمل ہے۔ رسالہ لائف کے ایڈیٹر کو بھجوانے کے لئے مسٹر فائفر کو دی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر رسالہ لائف (Life) کے ایڈیٹر پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چہرہ ظاہر ہو۔

(سیکرٹری ایسوسی ایشن)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیتِ دعا کی شرائط!

"یہ یاد بھی بخوبی دل میں نشین چاہیئے کہ قبولِ دعا کیلئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنیوالے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدِنظر رکھے۔ اور اس کے غنا ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے۔ اور صلحکاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے۔ تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے۔ تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں۔ اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اُن کو چاہیئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں۔ تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے۔ تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلےٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انّما یتقبل اللہ من المتقین گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے۔ اور اس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے۔ تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے۔ تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے۔ اور زیادتی ایمان کا حصہ لے"۔ (ملفوظات ص ۱۰۲-۱۰۳)

افراد جماعت

ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہم ایک لڑی میں منسلک ہیں۔ تمام دنیا کے ممالک میں جہاں جہاں بھی احمدی پائے جاتے ہیں۔ وہاں انجمن ہائے احمدیہ قائم ہیں۔ اور اکثر دوست کسی نہ کسی انجمن کے ساتھ شامل ہیں۔ لیکن بعض دوست بعض ایسے مقامات پر بھی ہوتے ہیں۔ جہاں قریب کوئی انجمن نہیں ہوتی ایسے دوستوں کو اجازت ہے کہ وہ مرکز کے ساتھ براہ راست تعلق رکھیں اور اپنے چندہ جات براہ راست مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام ارسال کریں۔

نظارت بیت المال ایسے افراد کے نام بنام کھاتے اپنے دفتر میں رکھتی ہے۔ جس میں ان کے ہر قسم کے چندوں کا حساب درج کیا جاتا ہے۔ اور ان کو مرکز کی مالی تحریکات سے آگاہ رکھا جاتا ہے۔ پس ایسے احباب جن کے کھاتے پہلے سے کھلے ہوئے نہ ہوں تو وہ اب نظارت بیت المال کو اپنے مکمل پتوں سے اطلاع کر دیں۔ تاکہ وہ مرکز سے تعلق مضبوط کر کے تنظیم کی برکات سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱- خاکسار کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کرام دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمادے۔ (آمین) (شاہد عبدالکریم خاں کاٹھ گڑھی حال سیالکوٹ)

۲- میرا بڑا لڑکا پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو چکا ہے۔ اس کی والدہ کے فوت ہو چکی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار مطیع اللہ احمدی فیض باغ لاہور)

۳- عاجز بوجہ نزلہ زکام کھانسی بیمار ہے۔ اور میرا بچہ سلطان محمد بھی چند دنوں سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

(خاکسار نذر محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سلانوالی)

تحریک جدید کے چندے سے معافی لینا جوانمردوں کا کام نہیں

(۱) قادیان دارالامان کے ایک مہاجر جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے متواتر بارہ سال تک شاندار اضافہ سے وعدہ کرکے ادا کرتے رہے تھے اور انہوں نے نویں سال میں ایک نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا۔ تو میں تحریک جدید میں -/۵۲۱/- روپیہ اپنے وعدوں سے مزید ادا کروں گا۔ چنانچہ ان کا کام اللہ تعالیٰ نے ان کی منشاء کے مطابق کر دیا۔ اور انہوں نے اپنی نذر -/۵۲۱/- بھی تحریک جدید میں ادا کر دی۔ وہ لکھتے ہیں۔

میرے ذمہ تحریک جدید کا معقول بقایا پاکستان بننے سے چلا آرہا ہے۔ معافی لینا تو جوان مردوں کا کام نہیں۔ بھلا خدا پر بدظنی۔ یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ سو آثار ایسے ہیں۔ جو قسط وار ادا کرکے اپنے کل قرض سے نجات حاصل کر سکوں۔ اور آئندہ بھی شمولیت کو جاری رکھ سکوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ میرا حساب بھیجدیں (حساب بھیجا گیا ہے)

(۲) مکرمی مرزا محمد خاں صاحب آف سروے پارٹی بغداد جو اپنا۔ اپنی اہلیہ۔ والدین مرحوم اور اپنے مرحوم خسر کا چندہ تحریک جدید تو ہر سال اضافہ کے ساتھ تو انیسویں سال میں ہی پورا کر چکے تھے۔ اور اب آپ رخصت پر ربوہ تشریف لائے تو آپ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بھی -/۱۸/۱۰ روپیہ انیس انیس سال کے داخل فرمائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ تحریک جدید کو بیرونی ممالک میں مبلغین کو لٹریچر بھجوانے اور مبلغین کو خدمت اسلام کے لئے تعلیم دے کر تیار کرنے کے لئے سخت ضرورت ہے۔ اور انیس سالہ حساب کا بقایا اس غرض و مقصد پر خرچ ہو رہا ہے پس جو احباب بقایا دار ہیں۔ وہ اپنے بقائے جلد سے جلد ادا کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں

(۳) حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری۔ ربوہ۔ آپ تحریک جدید کا چندہ متواتر دس سال تک دیتے آئے۔ اس کے بعد شامل نہ ہو سکے۔ جب میں نے ان سے تحریک جدید کے بارہ میں ذکر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ میں تو اس چندہ کو بھولا ہوا ہوں۔ اور نہ مجھے کسی دوست نے کہا ہے۔ آپ میرا حساب ایسا بنا کر دیں جو ہر سال پہلے سے اضافہ کے ساتھ ہو۔ چنانچہ ان کا حساب ہر سال اضافہ سے -/۱۶۰ روپیہ پیش کیا۔ تو انہوں نے ایک سو روپیہ دوسرے دن دیا جزاھم اللہ۔ اور فرمایا کہ -/۶۰ کی رقم بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلد تر ادا کر دوں گا۔ آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے یاد دلایا۔

(۴) تحریک جدید کے وہ احباب جو پہلے دس سال تو ادا کر چکے۔ لیکن بعد میں شامل نہ ہو سکے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی ہے یا تحریک کی اہمیت اور اس کی تبلیغی اہم ضرورت انہیں مجبور کر رہی ہے کہ وہ شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کریں۔ اور اس طرح ان کا نام بھی اس تاریخی یادگار زمانہ فہرست میں آجائے۔ تو وہ وکیل المال تحریک جدید کو اپنے دسویں سال کی وعدہ کردہ رقم کا حوالہ دے کر اپنا حساب دریافت کر سکتے ہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ریلوے ٹکٹ کلکٹر و ٹرین کلرک

۹/۳/۵۵ تک درخواستیں مجوزہ فارم پر بنام سکرٹری پاکستان ریلوے سروس کمیشن ۸۱- علامہ اقبال روڈ لاہور طلب کی گئی ہیں۔ فارم درخواست قیمتی یک روپیہ ہر ایک بڑے سٹیشن سے مل سکتا ہے عرصہ ٹریننگ صرف یک ماہ دوران ٹریننگ انتخاب میں آمدہ لڑکوں کو ۵۰ روپے الاؤنس گذارہ۔ اور ٹریننگ تقرری پر ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰۔ گرانی اور دیگر الاؤنس حسب قواعد

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۹/۳/۵۵ کو ۱۸ تا ۲۵ - سول لاہور ۹/۲/۵۵

تعلیم و تربیت ربوہ

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

مذہبی رواداری کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

مکرم صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم۔اے کی تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(۲)

پھر فرمایا:۔ ولا تزال تطلع علیٰ خائنۃ منھم الا قلیلًا منھم فاعف عنھم واصفح ان اللہ یحب المحسنین۔ (مائدہ ع ۳) یعنی مخالفین اسلام میں سے چند ایک کے سوا تو ان کی کسی نہ کسی خیانت پر ہمیشہ مطلع ہوتا رہے گا۔ سو تو انہیں معاف کر۔ اور ان کے قصوروں سے درگذر کر۔ اور یاد رکھو کہ اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ ایسے دینی معاملات میں خیانت کار قوم کو بھی معاف کرنا اور ان کے قصوروں سے چشم پوشی کرنا اسلام میں وہ نیکی ہے۔ جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے

اسلام میں کفار اور مشرکین کے ساتھ معاہدات کو پورا کرنا تقویٰ کا نشان بتایا گیا ہے۔ فرمایا۔ الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئًا ولم یظاھروا علیکم احدا فاتموا الیھم عھدھم الیٰ مدتھم ان اللہ یحب المتقین۔ (توبہ ع ۱) یعنی جن مشرکین سے تم نے عہد و پیمان کئے ہیں۔ پھر انہیں پورا کرنے میں انہوں نے کوئی کمی اور کوتاہی نہیں کی۔ اور نہ ہی تمہاری مخالفت میں کسی دوسرے کی مدد کی ہے۔ تو ان سے جو عہد کئے ہیں۔ ان کو نبھاؤ اور یاد رکھو۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کو پسند فرماتا ہے۔

پھر فرمایا۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتیٰ یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذالک بانھم قوم لا یعلمون۔ (توبہ ع ۱) یعنی اگر مشرکین میں سے کوئی شخص تمہاری پناہ میں آنا چاہے۔ تو اسے پناہ دو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے۔ پھر اسے اس کی امن کی جگہ تک پہنچا دو۔ یہ اس لئے ہے کہ یہ نادان لوگ ہیں۔

دیکھو ایک جنگجو مذہبی دشمن کے ساتھ حسن رواداری کے برتاؤ کی تلقین کی ہے۔

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہودیوں کے معاملات میں حکم ہوا۔ وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط ان اللہ یحب المقسطین (مائدہ ع ۶)

مذہبی جماعتوں میں بعض لوگ محض اس لئے مشتعل ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کے ہم مذہبوں کو ان سے الگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والٰہ وسلم نے ایسے مواقع پر بھی اشتعال سے بچنے کا ہی ارشاد فرمایا ہے۔ ود کثیر من اھل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارًا حسدًا من عند انفسھم من بعد ما تبین لھم الحق فاعفوا واصفحوا (بقرہ ع ۱۳)

یعنی بہت سے اہل کتاب حق کے ظاہر ہو چکنے کے بعد بھی دلی حسد کی وجہ سے تمہیں پھر سے کافر بنا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں معاف کرو۔ اور ان سے درگذر سے کام لو۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل للذین اٰمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ لیجزی قومًا بما کانوا یکسبون۔ من عمل صالحًا فلنفسہ ومن اساء فعلیھا ثم الیٰ ربکم ترجعون۔ (جاثیہ ع ۲)

یعنی مومنوں سے کہہ دو۔ کہ ان لوگوں کو جو ایام اللہ پر یقین نہیں رکھتے۔ معاف کر دیا کریں تاکہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے۔ جو اچھے اعمال بجا لایا۔ اس نے اپنے فائدے کے لئے ایسا کیا۔ اور جس نے برائیوں اور بے راہ رویوں کا ارتکاب کیا۔ تو اس کا نتیجہ خود اسے ہی بھگتنا پڑے گا۔ پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اس آیت کے شانِ نزول میں لکھا ہے۔ کہ کسی غیر مذہب والے نے کسی مسلمان سے کوئی بدتمیزی کی بات کی اس پر بعض مسلمانوں کو طیش آگیا۔ اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری۔ اور مسلمانوں کو رواداری کی نصیحت فرمائی۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم نے غیر مذاہب والوں کو تنابز بالالقاب یعنی ایک دوسرے کو بُرے لفظوں اور تحقیر کے خطابوں کے ساتھ پکارنے سے منع فرمایا ہے۔ لا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان۔ (حجرات ع ۲) یعنی تم ایک دوسرے کے ساتھ طعن و تشنیع کے ساتھ پیش نہ آؤ۔ اور نہ تنابز بالالقاب کرو۔

پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والٰہ وسلم نے یہ تعلیم دی کہ بلا امتیاز مذہب و ملت تمام بنی نوع انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اور اس طرح آپ نے بیگانگی کو دور کر کے ایک عالمگیر انسانی اخوت کی بنیاد ڈالی۔ فرمایا۔ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالًا کثیرًا ونساء (نساء ع ۱)

اے لوگو۔ اس اللہ کو اپنی سپر بناؤ۔ جس نے تم سب کو ایک انسان سے پیدا کیا۔ اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا۔ اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے۔ اسی طرح بعضکم من بعض (آل عمران) فرما کر بتایا۔ کہ تم ایک دوسرے کے جزو ہو۔

اخوت انسانی کی بنیاد ڈالنے کے ساتھ ہی آپ نے مساوات انسانی کی بھی تلقین فرمائی۔ اور رنگ۔ نسل۔ ملک و ملت اور ذات پات کے تمام امتیازات کو مٹا کر بلندی۔ بزرگی اور فضیلت کا معیار نیکی۔ تقویٰ اور خدا ترسی کو قرار دیا اور فرمایا۔

یا ایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوبًا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم (حجرات ع ۲)

یعنی اے لوگو ہم نے تمہیں مرد و عورت سے پیدا کیا۔ اور قبیلوں اور قوموں کی تقسیم تو محض باہمی تعارف کی غرض سے ہے۔ یہ چیز ہی فضیلت کا معیار نہیں۔ فضیلت کا معیار تو تقویٰ اور خدا ترسی ہے۔

مذہبی اور فرقہ وارانہ آویزشوں کی ایک بڑی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ دوسروں کے بزرگوں اور پیشواؤں کا احترام نہیں کرتے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والٰہ وسلم نے یہ فرما کر کہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (فاطر ع ۳) یعنی کوئی قوم نہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی نہ آیا ہو۔ مذہبوں میں صلح اور رواداری کی ٹھوس بنیاد قائم کر دی۔ اور پھر فرمایا۔ لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون۔ (بقرہ ع ۱۶)

یعنی اے مسلمانو یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر خواہ وہ کسی ملک۔ کسی قوم اور کسی زمانہ میں ہی مبعوث ہوئے ہوں۔ ایمان لاتے ہیں۔ اور ان میں امتیاز نہیں کرتے۔ کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کریں۔

پھر فرمایا۔ ولکل قوم ھاد۔ یعنی ہر ایک قوم کے لئے ہادی اور رہنما آئے ہیں۔ اور اس اعلان کے ذریعہ آپ نے تمام مذاہب کے نبیوں کے تقدس اور احترام کو قبول فرما لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتِ عامہ کو کسی خاص مذہب تک محدود نہیں کیا۔

مذہبی اور فرقہ وارانہ فسادات کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ لوگ اختلافات کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اتحاد اور یگانگت کے نقطوں کو یکسر فراموش کر دیتے ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم نے فرمایا۔ یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم (آل عمران ع ۷) کہ اے اہل کتاب آؤ کم سے کم ان باتوں میں تو ہم باہم اتحاد کر لیں۔ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہیں۔

مذہبی چپقلش کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ مخالف کے دلائل کو توڑنے اور اپنے معتقدات کی تلقین کے لئے سلامت روی کی بجائے بے راہ روی کو روا رکھا جاتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعوت و تبلیغ اور موعظت و ارشاد میں نرمی اور شیریں گفتاری کی تلقین فرمائی۔ فرمایا لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقٰھا الا الذین صبروا وما یلقٰھا الا ذو حظ عظیم واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع العلیم (حٰم سجدہ ع ۵)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو غیظ و غضب کی حالت میں بھی صبر کا اور غیر مذاہب والوں کی برائی پر حلم اور درگذر کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ اگر وہ ایسا کریں گے۔ تو اللہ تعالےٰ انہیں شیطان کے پنجہ سے چھڑا لے گا۔ اور ان کا دشمن بھی دوست کی طرح ان کے آگے اپنا سر جھکا دے گا۔ (بخاری)

حضرات! میں نے قرآن مجید کی روشنی میں رواداری کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم کی تعلیم بیان کرنے میں آپ کا کچھ وقت لیا۔ لیکن اس طرح میں اپنے اصل موضوع سے ہٹ نہیں گیا ہوں۔ بلکہ یہ بھی دراصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ ہی بیان ہوا ہے۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیا تھے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ”کان خلقہ القرآن“۔ (ابوداؤد باب صلوٰۃ اللیل) کہ جو قرآن مجید میں الفاظ کی صورت میں ہے۔ وہی حامل قرآن کی سیرت میں بصورت عمل تھا۔

اب حدیث کو لیجئے! آنحضرت صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ”انصر اخاک ظالمًا او مظلومًا“

یعنی تم اپنے بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو۔ خواہ مظلوم۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ کہ حضورؐ مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے۔ ظالم کی مدد کیونکر کی جائے۔ فرمایا اس کی مدد یہ ہے۔ کہ اسے ظلم سے روکا جائے۔ (بخاری ابواب المظالم) دیکھئے رواداری کی کتنی بلند تعلیم ہے۔ کہ تمہارا بھائی بھی کسی دوسرے پر زیادتی کر رہا ہو۔ تو یہ نہیں کہ اسکی تائید میں تم بھی زیادتی شروع کر دو۔ بلکہ تمہارا فرض ہے۔ کہ اپنے بھائی کا ہاتھ روک لو۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ ”الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الیٰ عیالہ“ کہ بلا تفریق مذہب و ملت تمام مخلوق اللہ تعالےٰ کا کنبہ ہے۔ اور تمام مخلوق میں اللہ تعالیٰ

کے پیارے وہ ہیں جو اس کے کنبہ سے حسنِ سلوک کریں۔

ایک اور حدیث ہے عن ابی قتادۃ انّہ کان یحدّث انّ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم مُرّ علیہ بجنازۃ فقال مستریحٌ او مستراحٌ منہ قالوا یا رسول اللّٰہ ما المستریح والمستراح ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قال العبدُ المومن تستریحُ من نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللّٰہ والعبد الفاجر تستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدّوابُّ

(موطا امام مالک کتاب الجنائز)

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گذرا جسے دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ یا تو یہ خود آرام پا گیا ہے یا اس سے آرام پا گیا ہے صحابہ نے عرض کی حضورؐ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے حضورؐ نے فرمایا۔ مومن شخص جب فوت ہو جاتا ہے تو وہ دنیا کی اذیتوں سے نجات پا کر رحمت الٰہی حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن فاسق و فاجر جب وفات پاتا ہے تو اس کے مرنے سے بنی نوع انسان شہر درخت اور چوپائے امن و آرام میں آ جاتے ہیں۔ رواداری اور سلامت روی کی یہ کتنی وسیع تعلیم ہے۔

ایک اور حدیث سُنئے۔

"احبّ للنّاس ما تحبّ لنفسک تکن مسلماً" تم مسلمان جب ہو گے جب بلا امتیاز سب لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

حدیث قدسی ہے۔ اللّٰہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

"میرے بندو میں نے اپنے لئے اور تمہارے لئے آپس میں ظلم کو حرام کیا۔ پس تمہیں بھی چاہیئے کہ ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔"

(مسلم باب تحریم الظلم)

ایک حدیث میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ایاکم والظنّ فانّ الظنّ اکذب الحدیث ولا تحسّسوا ولا تجسّسوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تباغضوا وکونوا عباد اللّٰہ اخوانا" (بخاری کتاب الادب)

بخاری کے پُر عظمت شارح علامہ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رحمت و شفقت۔ غمخواری و محبت خیر خواہی و اعانت میں تمام بنی نوع انسان کو سگے بھائیوں کی طرح سمجھنا چاہیئے۔

جب سرور کائنات صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے توحید کا علم بلند کیا تو مکہ کے بت پرست آپ کے جانی دشمن ہو گئے۔ اور انہوں نے آپ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔ ایک موقعہ پر کامل تین سال تک آپ کا اور آپ کے رشتہ داروں کا مقاطعہ کر کے انہیں شعب ابی طالب میں محصور کر دیا۔ معصوم بچے پیاس سے تلملاتے تھے۔ عورتیں ضعف سے بے حال ہو جاتیں۔ مرد فاقہ کشی سے بے دم ہو کر گر پڑتے۔ لیکن

صنادید قریش کو کوئی ترس نہ آیا۔ اس کے بعد جب وہی بے رحم الٰہی تقدیر سے خود قحط کی مصیبت میں مبتلا ہوئے اور ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ مردہ جانوروں کی ہڈیاں کھانے تک نوبت آ گئی۔ تو یہ نہیں کہ آپ ان کی اس تباہ حالی پر خوش ہوئے کہ اچھا ہوا کم بخت کافر جنہوں نے ہمیں بھوکا رکھا تھا خود بھوکوں مر رہے ہیں بلکہ اس مجسمہ رحمت و شفقت کا دل شفقت و رحمت سے بھر گیا اور ان کی درخواست پر آپ نے دعا فرمائی کہ مولا کریم ان کی مصیبتوں کو دور کر دے۔ دعا قبول ہوئی۔ اور انہوں نے قحط کی بلا سے نجات پائی۔

ذرا اس مجسمۂ رحم و کرم کا نمونہ دیکھئے کہ ان جانی دشمنوں کی تباہ حالی سے بیتاب ہو کر نہ صرف اُن کی خوش حالی اور آسودگی کے لئے فوراً اپنے مولا کریم کے حضور جھک گئے۔ بلکہ ان کی شوخیوں، شرارتوں اور ایذا رسانیوں پر بھی عفو و درگذر کا خط کھینچ دیا اور ان کی طرف اشارہ تک نہ کیا۔ کہ مصیبت کے مارے اس دردناک گھڑی میں ندامت و شرمندگی محسوس نہ کریں۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم اعلائے کلمۃ اللّٰہ کے لئے "طائف" تشریف لے گئے لیکن وہاں کے ظالموں نے پیغام حق کا تمسخر اڑایا۔ ہر ممکن اذیت دی۔ پائے مبارک کو خون آلود کر دیا۔ پتھر برسائے۔ شہدوں کو پیچھے ڈال دیا۔ ایسے وقت میں آپ نے ان کے متعلق اللّٰہ تعالےٰ سے دعا ہی کی۔ بددعا نہیں کی۔

جنگ احد میں تیغوں کے پے در پے وار ہو رہے ہیں۔ تیر بارش کی طرح پڑ رہے ہیں۔ رخسار مبارک زخمی ہیں۔ جبین اقدس سے خون جاری ہے۔ دندان مبارک شہید ہو گئے ہیں۔ دشمن پیہم یورش کر کے جسم اطہر کو اپنا ہدف بنانا چاہتا ہے۔ مگر اس حالت میں بھی ان غیر مذاہب والوں کے متعلق جو الفاظ آپ کی زبان مبارک سے نکلے وہ یہ ہیں۔

"ربّ اغفر لقومی فانھم لا یعلمون"

غیر قوموں میں سب سے پہلے آپ نے ۷ھ میں خیبر۔ فدک، وادی القریٰ اور تیماء کے یہودیوں سے مصالحت فرمائی۔ پھر نجران کے عیسائیوں نے مدینہ میں آ کر مصالحت کی درخواست کی۔ حدود شام میں دومۃ الجندل ایلاہ کے جو عیسائی اور یہودی اسلام نہیں لائے تھے۔ ان کے ساتھ معاہدات کئے گئے۔ بحرین کے مجوسیوں سے مصالحت کی گئی۔ حضور علیہ السلام کے ان تمام معاہدات پر نظر کرو۔ ان میں کمال رواداری کا نمونہ پاؤ گے۔ (باقی)

درخواست دعا

محمد عبد الحق صاحب مجاہد گنج مغلپورہ بخار سے بیمار ہیں۔ نیز میرا پوتا محمد سلیمان بخار سے بیمار ہے۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد الدین ربوہ محلہ الف)

صدر جمہوریہ ترکی محمد جلال بایار

(۲)

جلال بایار پارلیمنٹ میں

۱۹۱۹ء کے آخر میں جلال بایار سلطنت عثمانیہ کے آخری ایوان نائبین کے ممبر منتخب ہوئے جہاں انہوں نے اپنی لیاقت کا سکہ جما دیا اور اس ایوان میں حکومت استنبول پر کڑی نکتہ چینی کی۔ کیونکہ وہ قومی آزادی کی جدوجہد کو امداد نہیں دے رہی تھی۔ انہوں نے اس سلسلہ میں ۱۳ مارچ ۱۹۲۰ء کو ایک معرکۃ الآرا تقریر کی جس سے استنبول کے غیر ملکی حکمران بہت برہم ہوئے اور انہوں نے اخبارات کو جلال بایار کی تقریر شائع کرنے کی ممانعت کر دی۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ حکومت دیوان نائبین کے ممبروں کو گرفتار کرنے کا ارادہ کر رہی ہے تو وہ چھپ کر پا پیادہ برسا چلے گئے۔ وہاں انہیں اتاترک نے تار کے ذریعہ یہ ہدایت بھیجی کہ وہ برسا کی حفاظت کے لئے احتیاطی تدابیر کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں انتھک کوششیں کیں اور ۵ مئی ۱۹۲۰ء کو علمائے دین کا یہ فتویٰ شائع کرایا کہ قوم پرست تحریک میں حصہ لینا جائز ہے۔

اس زمانہ میں بایار انقرہ روانہ ہو گئے تاکہ وہاں عارضی قومی اسمبلی میں شرکت کریں۔ انقرہ کی اس نئی پارلیمنٹ میں جلال بایار کی اتاترک سے پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی اور انہوں نے پارلیمنٹ کے متعدد فیصلوں میں اہم حصہ لیا۔ انقرہ میں انہوں نے ۱۵ مئی ۱۹۲۰ء کو ایک جلسہ عام میں وہ یادگار تقریر کی جسے ترکی کی جدوجہد آزادی میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ جلد ہی جلال بایار مجلس ملی کی اقتصادی کمیٹی کے سیکرٹری منتخب ہوئے اور انہوں نے اس عہدہ پر اپنی انتظامی قابلیتوں کا ثبوت پیش کیا۔

عمال کے متعلق ترکی کے اولین قوانین

جلال بایار ۲۷ فروری ۱۹۲۱ء سے ۱۴ جنوری ۱۹۲۲ء تک وزیر معیشت رہے اور اس دوران میں انہوں نے ترکی کی اقتصادی بہبودی کے لئے گرانقدر خدمات انجام دیں۔

ترک بنکاری کے بانی

۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو ترکی کے جمہوریہ بن جانے کے بعد اتاترک نے جلال بایار سے کہا کہ وہ نجی سرمایہ سے ترکی میں ایک بنک قائم کریں۔ چنانچہ جلال بایار وزارت کے عہدہ سے استعفےٰ دے کر ترکی کے ایک نجی بنک کے جنرل بن گئے۔ انہوں نے یہ بنک قلیل عملہ اور سرمایہ کی مدد سے جاری کیا تھا۔ لیکن ۱۹۳۲ء میں جب انہوں نے اسے چھوڑا ہے تو بنک اتنی ترقی کر چکا تھا کہ ترکی نیز غیر ممالک میں اس کی متعدد شاخیں قائم ہو چکی تھیں اور اس نے نہ صرف بین الاقوامی شہرت حاصل کر لی بلکہ ترکی کی غیر ملکی تجارت کو بھی بہت امداد دی۔ بنک کو چھوڑنے کے بعد جب وہ وزیر معیشت مقرر ہوئے تو اتاترک نے یہ خیال ظاہر کیا کہ بلاشبہ جلال بایار کو وزیر معیشت کی حیثیت سے بھی وہی کامیابی حاصل ہو گی جو انہوں نے بنک میں حاصل کی ہے

وہ ۱۹۳۲ء میں وزیر معیشت مقرر ہوئے اور پانچ سال تک اس عہدہ پر رہے۔ ۱۹۳۷ء میں ترکی کے وزیر اعظم بنے۔ انہوں نے قوم کی صنعتی و دفاعی ترقی کے پنجسالہ منصوبوں کا سلسلہ شروع کیا۔ جلال بایار نے وزیر معیشت کی حیثیت سے ملک میں اہم صنعتیں قائم کرائیں۔ مثلاً لوہے اور فولاد کے وہ کارخانے جو آج ملک کی صنعتی پیداوار کی پشت پناہ ہیں۔

جلال بایار نے غیر ممالک میں بھی متعدد مواقع پر اپنے ملک کی نمائندگی کی ہے۔

وزیر اعظم بایار

ستمبر ۱۹۳۷ء میں جلال بایار قائم مقام وزیر اعظم بنے۔ اور ایک ماہ بعد اتاترک نے ان کا اس عہدہ پر مستقل تقرر کر دیا۔

۸ نومبر ۱۹۳۷ء میں انہوں نے پارلیمنٹ میں اپنی حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میری حکومت ترقی یافتہ طریقوں کی بنا پر اور قومی منصوبہ بندی کے تحت انتہائی تیز رفتاری، مستعدی، دور اندیشی اور مستقل مزاجی سے کام کرے گی۔ اس کے دو دن بعد ہی اتاترک نے بایار حکومت کے پروگرام کی حمایت میں کہا ہے کہ۔ اس حکومت نے وہی کام انجام دینے کا وعدہ کیا ہے جس کا خود میں نے قوم سے وعدہ کیا تھا۔

اتاترک کی علالت کے دوران میں امور مملکت کے انصرام کی ذمہ داری جلال بایار کے شانوں پر آ پڑی اور جب ۱۰ نومبر ۱۹۳۸ء کو ترکی کی پہلی جمہوریہ کے بانی اور پہلے صدر مصطفےٰ کمال اتاترک کا انتقال ہوا تو ان کو جلال بایار نے قوم کی طرف سے مندرجہ ذیل خراج عقیدت پیش کیا۔

"مادر ترکی نے اپنا عظیم نجات دہندہ کھو دیا ترکی قوم اپنے عظیم رہنما سے اور انسانیت کے ایک عظیم الشان فرزند سے محروم ہو گئی۔"

اس وقت وزیر اعظم کی حیثیت سے جلال بایار کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ نظام حکومت کی اس کے داخلی اور خارجی دشمنوں سے حفاظت کی جائے۔

جب مجلس ملی کبیر نے ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء کو ترکی کے دوسرے صدر کا انتخاب کیا تو جلال بایار نے دستور کے مطابق اپنی کابینہ کا استعفےٰ پیش کر دیا۔

ان کو دوبارہ وزیر اعظم بنایا گیا۔ اور نئی حکومت کا پروگرام ۷ نومبر ۱۹۳۸ء کو پارلیمنٹ کے سامنے پڑھا گیا۔

حزب مخالف کا قیام

جلال بایار نے ۲۵ جنوری ۱۹۳۹ء کو وزارت عظمےٰ کے عہدے سے استعفےٰ دے دیا۔ انہوں نے ترکی میں ایک مکمل جمہوری نظام حکومت کے قیام کے لئے جدوجہد شروع کر دی جو اقوام متحدہ کے مقاصد پورے کر سکے۔ جس میں ترکی تازہ تازہ شامل ہوا تھا۔ جلال بایار اور ان کے ساتھیوں (بقیہ صفحہ پر)

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۳۸۵۱ع منکہ رسول بخش ولد چودھری اسد اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن چک ۱۶۱/نہر مراد ڈاکخانہ منڈی حاصل پور ضلع بہاولپور ریاست۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اراضی نہری ۱۶½ ایکڑ قیمتی -/۶۶۰۰ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد رسول بخش موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد غلام محمد برادر موصی نشان انگوٹھا۔

۱۳۸۵۳ع ۔ منکہ ریشم بی بی زوجہ چودھری اللہ بخش صاحب قوم جٹ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن چک ۱۲۹/نہر مراد ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور ریاست بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۴ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ ریشم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد غلام قادر نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد اللہ بخش خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔

۱۳۸۵۴ع منکہ اللہ بخش ولد چودھری پیراں دتا صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن چک ۱۹۲/نہر مراد ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور ریاست بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۴ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی نہری ۲۵½ ایکڑ قیمتی دس ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ دو راس بیل دو راس بھینس قیمتی -/۱۱۰۰ روپے ہے۔ کل قیمت -/۱۱۱۰۰ ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: اللہ بخش موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری کرم بخش نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری غلام قادر بقلم خود۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۳۸۵۵ع ۔ منکہ غلام محمد ولد چودھری اسد اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن چک ۱۶۱/نہر مراد ڈاکخانہ منڈی حاصل پور ضلع بہاولپور ریاست بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی نہری ۱۶½ ایکڑ قیمتی -/۶۶۰۰ روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد غلام محمد موصی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد رسول بخش برادر موصی نشان انگوٹھا۔

۱۳۸۶۲ع ۔ منکہ فتح بی بی زوجہ سردار خاں قوم جٹ گھمن عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک ۱۰۲/۶ر ڈاکخانہ فقیر والی ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۴ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ فتح بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سردار خاں خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۳۵۶۰ع منکہ امیر بی بی بیوہ چودھری اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۰/۱۵/۱۹۰۸ ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۳ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرے پاس صرف ایک صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۶ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ امیر بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد مختار احمد چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد غلام محمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔

۱۴۰۹۸ع منکہ طالع بیگم زوجہ کیپٹن وہاب الدین صاحب قوم ککے زئی عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۵ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر تین سو روپے۔ بندے کان کے دو جوڑی سونے کے ایک تولہ۔ انگوٹھی تین عدد طلائی ۱½ تولہ۔ چوڑیاں طلائی ۶ عدد (۴)

نمبر ۱۴۰۹۹ منکہ چاند بیگ ولد نتھا صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال۔ بیعت ستمبر ۵۲ء ساکن ننکانہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۵ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو ۵۱ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد مرزا چاند بیگ بقلم خود

گواہ شد اللہ داد خاں جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ننکانہ۔ گواہ شد ڈاکٹر عبد الرحمن احمدی ریلوے روڈ ننکانہ۔

نمبر ۱۲۳۴۸ منکہ عبد اللطیف ولد میراں بخش صاحب قوم شیخ فاروقی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۷ ایبک سٹریٹ پرانی انارکلی لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۴ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۹۱ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد عبد اللطیف بقلم خود

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد عبد الحمید پسر موصی۔

نمبر ۱۴۰۹۷ ۔منکہ ہدایت بی بی بیوہ محمد علی صاحب مرحوم قوم جٹ عمر ۴۵ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن چک ۹۶ گ ب مربع ڈاکخانہ چک ۱۰۰ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۵ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس صرف ایک تولہ طلائی ڈنڈیاں مالیتی -/۱۰۰ روپیہ ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ ہدایت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبد الکریم بقلم خود چک ۹۶ گ ب۔

(۴) چھ تولہ۔ کل وزن زیورات طلائی ۹½ تولہ کل قیمت -/۹۵۰ روپے۔ مہر شامل کر کے -/۱۲۵۰ روپے ہوتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ طالع بیگم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد وہاب الدین کیپٹن بقلم خود شوہر موصیہ گواہ شد افضال احمد قریشی جنرل پریذیڈنٹ محلہ ربوہ

صدر جمہوریہ ترکی محمد جلال بایار

(بقیہ صفحہ ۶)

(رفیق قرۃ العین فواد کپرولو اور عدنان) نے اس وقت کی واحد سیاسی جماعت ری پبلکن پارٹی نے پارلیمنٹری گروپ کے اندر اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ جلال بایار نے جون ۱۹۴۵ء کو اہم تبدیلیوں کے سلسلے میں تجاویز پیش کیں۔ ان تجاویز کو رد کر دیا گیا اور اس طرح جلال بایار اور ان کے ساتھیوں کو ترکی میں ایک حزب مخالف قائم کرنے کی ضرورت کا احساس ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جلال بایار نے ری پبلکن پارٹی سے استعفیٰ دیدیا اور ۵ نومبر ۱۹۴۵ء کو پارلیمنٹ میں اپنی نشست سے بھی مستعفی ہو گئے۔

انہوں نے اپنے تین ساتھیوں کے اشتراک عمل کے ساتھ ڈیموکریٹک پارٹی کا منشور تیار کیا۔ یہ پارٹی ۷ جنوری ۱۹۴۶ء کو معرض وجود میں آئی اور جلال بایار کو اس کا رہنما منتخب کیا گیا۔

پہلی فتح

اس نئی پارٹی نے ۲۱ جولائی ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں ۶۲ نشستیں حاصل کیں۔ اور جلال بایار کی رہنمائی میں ۴ سال بعد ۱۹۵۰ء کے انتخابات میں ڈیموکریٹک پارٹی نے شاندار فتح حاصل کی۔ مجلس ملی کبیر میں بھی اس پارٹی کے ۳۹۰ ارکان منتخب ہو گئے۔ اور اس طرح ری پبلکن پارٹی کے ۲۷ سال کے دور حکومت کے بعد پہلی مرتبہ جمہوری پارٹی برسر اقتدار آگئی۔

جلال بایار ۲۲ مئی ۱۹۵۰ء کو جمہوریہ ترکی کے تیسرے صدر منتخب کئے گئے۔ انہوں نے اپنے ساتھی عدنان مندریس کو وزیر اعظم مقرر کیا۔ ان کے دوسرے ساتھی رفیق قرۃ العین مجلس ملی کبیر کے صدر منتخب ہوئے اور تیسرے ساتھی فواد کپرولو نے وزارت خارجہ کا عہدہ سنبھالا۔

جلال بایار بحیثیت فرد

صدر جلال بایار بہت محنتی انسان ہیں۔ اگرچہ وہ بہت حساس ہیں لیکن وہ کبھی برہم نہیں ہوتے وہ کم سخن ہیں اور جوانی میں بھی ان کو زیادہ بولنے کی عادت نہ تھی۔

اس وقت ان کی عمر ۷۰ سال کی ہے۔ لیکن ان کے پورے قوائے سلامت ہیں اور ان کی صحت اچھی ہے۔

انہیں شہسواری کا شروع سے ہی شوق رہا ہے۔ اس کے علاوہ سمندری کھیلوں سے بھی بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ صدر کی حیثیت سے ان کی زندگی بہت سادہ اور باقاعدہ ہے۔

درخواست دعا

میری بھتیجی امۃ الکافی بنت برادرم مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کئی دنوں سے بیمار ہے خاصا کمزور ہو گئی ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت بخشے۔ آمین۔

سردار عبد الرحمن

اٹلی میں اسلامی علوم کی ترویج

(بقیہ صفحہ اول)

اور اسلام کے متعلق ریسرچ کے مختلف ادوار پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے بتایا کہ گیارھویں صدی میں ہی طب۔ قانون اور متعدد دیگر اسلامی علوم کی بہت سی کتابوں کے تراجم لاطینی اور اطالوی زبانوں میں ہو چکے تھے۔ اور اٹلی ہی نہیں بلکہ سارا یورپ ان سے استفادہ کرتا تھا۔ لیکن اسلامی علوم کے اس چرچے کے باوجود خود اسلام کے متعلق یورپ بھر میں عجیب غریب قسم کی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اتنی عجیب و غریب کہ جنہیں حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ اور آج جبکہ جدید ریسرچ کے نتیجے میں اسلام کی اصل تعلیمات اور بانئ اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی زندگی کے صحیح واقعات ہمارے سامنے آچکے ہیں۔ وہ بے بنیاد تصورات انتہائی مضحکہ خیز نظر آتے ہیں۔ آپ نے کہا یہ تعصب محض سیاسی وجوہ کی بناء پر تھا۔ تیرھویں اور چودھویں صدی عیسوی میں حالات نے پلٹا کھایا۔ اور اطالوی مستشرقین نے بعض حکمرانوں کی حوصلہ شکن اور مخالفانہ روش کے باوجود اسلام کا براہِ راست مطالعہ شروع کیا۔ اور اس طرح حقیقت پسندی بتدریج تعصب پر غالب آتی چلی گئی۔ چنانچہ ۱۵۰۹ء میں اٹلی میں پہلی مرتبہ قرآن کا عربی متن شائع ہوا۔ اس کے بعد ۱۶۹۸ء میں عربی زبان کی پہلی ڈکشنری اور قرآن کا لاطینی ترجمہ معہ مختصر حواشی زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آیا۔ اگرچہ یہ پہلا ترجمہ تو نہ تھا۔ تاہم اس وقت کے لحاظ سے اسے بہترین ترجمہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

مستشرقین کی تصانیف

پروفیسر بزانی نے دورانِ تقریر میں ہر دور کے اطالوی مستشرقین اور ان کی تصنیفات و تالیفات پر بھی روشنی ڈالی۔ اور بتایا اگرچہ چودھویں صدی کے بعد کی تصانیف میں بھی اہلِ اسلام کے نقطۂ نظر کے مطابق بہت کچھ تعصب کی جھلک موجود ہے۔ لیکن بڑھتے ہوئے اتحاد کا آزادانہ روش اور روشن خیالی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ آپ نے بعض مستشرقین کی تصانیف کے چند ایک اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔ اور بتایا۔ جہاں ان مستشرقین نے اپنی سمجھ اور خیال کے مطابق اسلام پر اعتراضات کئے ہیں وہاں بعض خوبیوں کے اعتراف میں بھی قلم اٹھایا ہے۔

سوال و جواب

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین کے ایک سوال کے جواب میں جو مولانا صاحب موصوف نے عربی زبان میں کیا تھا، پروفیسر بزانی نے بتایا۔ کہ آج کل روم یونیورسٹی کے علاوہ جہاں عربی اور اسلامیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اٹلی میں دو علیحدہ ادارے بھی قائم ہیں۔ جو خالصۃً مشرقی علوم کی تعلیم کے لئے مخصوص ہیں۔ اور ان اداروں کی طرف سے باقاعدہ رسالے نکلتے ہیں۔ جن میں اسلام اور ایشیا کے دیگر مذاہب کے متعلق تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ بالخصوص یونیورسٹی آف روم کے رسالے Review of Islamic studies میں گاہے گاہے احمدیت کے متعلق بھی معلومات شائع ہوتی رہی ہیں۔

تقریر کے اختتام پر صدر جلسہ مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے فاضل مقرر کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسے کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی تھی۔ جو برطانوی ایسٹ افریقہ کے جناب امری عبیدی صاحب نے کی۔

جلسے کے بعد وکالت تبشیر کی طرف سے پروفیسر بزانی کے اعزاز میں دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر اور وکلاء صاحبان کے علاوہ کالج کے اساتذہ اور بعض دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر وکیل التبشیر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء سے آپ کا تعارف کرایا۔

مرکزی حکومت وفاقی عدالت کے فیصلہ کا احترام کرے گی

کراچی واپس پہنچ کر وزیر اعظم محمد علی کا اعلان

کراچی ۱۴ رفروری۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کل رات کراچی پہنچ کر کہا ہے کہ مرکزی حکومت مولوی تمیز الدین کی درخواست میں فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کی پابند ہوگی۔ آپ نے بتایا کہ مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے کا اور ملک کے لئے آئین مرتب کرنے کا کام جاری رہے گا۔ لیکن اس سلسلہ میں آخری فیصلے فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کے اعلان کے بعد ہی کرنے پڑیں گے۔ آئندہ آئین کے متعلق وزیر اعظم نے بتایا کہ مرکزی کابینہ آئندہ آئین کا جو خاکہ تیار کر رہی ہے اس پر پارلیمانی نظام حکومت کو یکسر ختم کر دینے کا کوئی ارادہ پیش نظر نہیں۔ کابینہ امریکی آئین کے بعض مفید پہلوؤں کو اپنانا چاہتی ہے نئے آئین کے مطابق کابینہ مرکزی مجلس کے جواب دہ ہوگی۔

وزیر اعظم سے جو سوالات دریافت کئے گئے۔ ان میں سے زیادہ کا تعلق مولوی تمیز الدین کی درخواست پر سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ سے تھا۔ ایک نامہ نگار نے پوچھا۔ "کیا ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ حکومت ایڈووکیٹ جنرل کی اپیل پر ملک کی سب سے بڑی عدالت کے فیصلہ کی پابندی کرے گی؟" وزیر اعظم نے جواب دیا۔ "یقیناً" آپ نے کہا۔ "اس بارے میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہنی چاہیئے۔ وزیر اعظم نے مرکزی وزیر داخلہ کے اس بیان سے اتفاق کیا۔ کہ حکومت امن شکنی ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ اسی طرح فیڈرل کورٹ کے فیصلہ تک حکومت کام کرنا بھی بند نہیں کرے گی۔ وزیر اعظم سے پوچھا گیا۔ "اگر فیڈرل کورٹ نے سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کو بحال رکھا۔ تو کیا آپ دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوں گے؟ وزیر اعظم نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔

بھارتی کرکٹ ٹیم نے تین وکٹوں پر ۱۶۲ رنز بنائیں

پاکستانی ٹیم ۱۸۸ رنز کر کے آؤٹ ہوگئی

پشاور ۱۴ رفروری۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان چوتھے ٹسٹ میچ کے دوسرے دن بھارت کی پوزیشن مضبوط ہوگئی۔ پاکستان کو ۱۸۸ رنز پر آؤٹ کرنے کے بعد بھارت نے اپنی پہلی اننگز میں ۱۶۲ رنز کئیں۔ اور اس کے صرف تین کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ بھارتی کھلاڑی امرگر اور منجریکر پاکستانی باؤلروں پر چھائے رہے۔ اور کسی موقع پر بھی ان سے متاثر نہ ہوئے۔ پاکستان کی فیلڈنگ عمدہ تھی۔ بھارت کے جو تین کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ ان میں سے دو رن آؤٹ ہوئے۔ یہ پاکستانی کھلاڑیوں کے اچھی فیلڈنگ کی ایک واضح مثال ہے۔

پھر زلزلے کے جھٹکے

کوئٹہ ۱۴ رفروری۔ کل صبح کوئٹہ میں زلزلے کے جھٹکے پھر محسوس کئے گئے۔ بلوچستان کے بعض دوسرے مقامات پر بھی جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لیکن کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ ان سے لوگوں میں بڑی پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ کہ کوہ مردار پر دھواں اور سرخ روشنی دیکھنے میں آرہی ہے۔

نیاسالینڈ کی طرف سے خود مختاری کا مطالبہ

بلنٹائر (نیاسالینڈ) ۱۴ رفروری۔ نیاسالینڈ افریقی کانگرس نے برطانیہ کے مقبوضات کے سکرٹری کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں ان تجاویز کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ جو نیاسالینڈ کے مجوزہ دستور پر نظر ثانی کے سلسلہ میں پیش کی گئی تھیں۔ ان تجاویز میں جن کا اعلان ۹ رفروری کو کیا گیا تھا۔ نیاسالینڈ کی مجلس قانون ساز میں افریقیوں کو تین کی بجائے پانچ نشستیں پیش کی گئی تھیں۔ مگر ان تجاویز کو ۱۰ رفروری کو افریقی لیڈروں کے اجلاس میں مسترد کر دیا گیا تھا۔